

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ ۔ قیمت سالیانہ مع محصول سے

نمبر ۲۰ جلد ۷ ۔ لودیانہ ۱۵ مئی سنہ ۱۸۷۹ع ۔ قیمت فی پرچہ ۶ پائی

غزل

من تصنیف مسٹر جیمس جیکب کلارک چہارم ڈپٹی کمشنر آفس رہتک متخلص شاد

۱- مجھے الفت کی بیماری جو آگے تھی وہ اب بھی ہے۔
مسیحا سے میری یاری جو آگے تھی وہ اب بھی ہے

۲- نہیں ہوتی تسلی دل کو یہاں کی عیش و عشرت سے۔
میرے دکھی دل افگاری جو آگے تھی وہ اب بھی ہے

۳- مسیحا کی ہدایت ہے تو ہیرا انجیل کا گوہر۔
مجھے اسکی خریداری جو آگے تھی وہ اب بھی ہے

۴- نہیں ہے نیند آنکھوں میں تری فرقت میں اے عیسیٰ
میری چشموں کی بیداری جو آگے تھی وہ اب بھی ہے

۵- بیاں شاد اب کرے کیونکر صفاتِ حضرتِ عیسیٰ۔
زباں یار و میری عاری جو آگے تھی وہ اب بھی ہے

نور افشاں

مسیح کون ہے

بابو کیشب چندر سین برہمو سماج کے پیشواء نے ان دنوں ٹون ہال کلکتہ میں اس مضمون پر ایک لکچر دیا کہ مسیح کون ہے۔ سامعین ہزار در ہزار اُس رات موجود تھے جنمیں عیسائی لوگ کیا ہندوستانی اور کیا یورپین کثرت سے شامل تھے صاحب لکچر نے مسیح کی تعریف ایسے ڈھنگ سے بیان کی کہ سامعین سنکر حیران ہو گئے کیونکہ برہمو ہوکر اُسنے وہ مسئلے جنپر آگے اُس فرقہ کے لوگونکا اعتراض قوی ہوا کرتا تھا اسطور پر ادا کئے کہ گویا انکی بڑی تسلی اُسی پر ہے مثلاً مسیح کی الوہیت جیسے مسئلہ سے بڑھکر اور کوئی مسئلہ عیسائیونکا اُن کے لئے ننگ مصادم نہ تھا سو اس مسئلہ کو صاحب لکچر نے اس طرز پر شروع کیا۔ کہ مسیح کا یہ فرمانا کہ میں اور باپ ایک ہیں میرے نزدیک عین قابل تسلیم ہے کیونکہ ایک تھوڑی سی غور سے ثابت ہوگیا تھا کہ اس مسئلہ کی بنیاد ایک اعلےٰ درجہ کی ترکِ خودی پر مبنی ہے۔ ترکِ خودی ایک پرانا اور مشہور مسئلہ ہے جسپر ہر قسم اور ہر زمانہ کے لوگ زور دیتے آئے مگر مسیح نے اعلےٰ سے اعلےٰ مضمون کے ساتھ حل کر دکھایا کیونکہ اُسنے اپنی ہستی بالکل ترک کر دی اور اُسکا وہم دل سے مٹا دیا برعکس اُسکے ہم میں کمال خودی خود بینی اور خود غرضی بھری ہوئی ہے اور ہمکو اسکے سوا اور کچھ نہیں سوجھتا۔ ہم اپنے ثواب اپنی عصمت اپنی عبادت اور اپنی دعاؤں پر نازاں ہیں اور رنج و راحت کو ایک دوسرے کے ذمہ لگاتے ہیں۔ غرض اسی قسم کے خیالات ہیں جو عام آدم زاد کے درمیان پھیلے ہوئے ہیں اور تمام گناہوں اور شرارتوں کا باعث ہوتے ہیں۔ انہیں خیالات سے بہت لوگوں کی ہستیاں تلف ہو گئیں اور بہت جانیں روزمرہ برباد ہو رہی ہیں۔ ترکِ خودی نہایت ضروری بات ہے مسیح کا بھی قول ہے اور یہی اُسکا فعل اُسنے اپنے آپ کو بالکل نابود سمجھا اور جب خودی دور کر دی تو جھٹ اُلوہیت اُس میں داخل ہوئی کیونکہ تم سب

جانتے ہو کہ قانون قدرت کی رو سے خلا کہیں نہیں رہ سکتا اور اسیواسطے جہاں روح خودی سے خالی ہوئی الوہیت اُسکو جھٹ بھر دیتی ہے مسیح میں آلہی روح سمائی ہوئی تھی اور اسیواسطے اُسکا ہر ایک کام الوہیت کا تھا۔ اُسکی حکمت اُسکی الفت اُسکی فرحت اُسکی اپنی نہ تھیں بلکہ خداوند کی یا مسیح خلقت تجکو جو جلال اور تعریف دیتی ہے مگر تو اُسکو اپنے لیے نہیں لیتا تو سب تعریفیں خدا کو دیتا ہے۔ مسیح سے جب کوئی نادر ظہور کام سرزد ہوتا تھا تو ہمیشہ اُسکا مقولہ یہہ تھا کہ مجھہ میں کچھہ طاقت نہیں بلکہ خداوند مجھہ سے سب کام کرواتا ہے۔ انجیل کی حکمت کروڑوں آدمیوں تک پھیلی اور دنیا کے دور دراز حصوں تک پہونچی اور گو یہہ سب حکمت مسیح کی خاص تھی مگر وہ بالکل انکار کرتا ہے اُسکو بڑے درجہ کی معصومیت اور بشاشت حاصل تھی مگر وہ اپنی طرف منسوب نہیں کرتا تھا وہ اُس معصومیت میں آلہی معصومیت اور اُس بشاشت میں آلہی بشاشت دیکھتا تھا جب کبھی وہ کوئی کام اپنے ہاتھہ سے کرتا تھا تو اُسکو اپنا کیا ہوا کام نہیں کہتا تھا بلکہ سب خدا کا۔ غرض اپنی زندگی اپنی حرکات اور سکنات اور اپنی ہستی سب کچھہ خدا میں سمجھتا تھا اور اسیواسطے دلیری کے ساتھہ دنیا کو برملا کہتا تھا کہ میں خدا ہوں +

جب مسیح سے ایک اُسکے شاگرد نے سوال کیا کہ ہمکو باپ کا مشاہدہ کرا دے تو مسیح نے متعجب ہوکر جواب دیا کہ جب تم نے مجھے دیکھا کیا پھر بھی یہہ کہہ سکتے ہو کہ تم نے باپ کو نہیں دیکھا +

سین بابو کا لکچر بہت طول ہے اور طوالت کے باعث ہم سے اُسکا کل ترجمہ نہیں ہوسکیگا مگر اتنا کہہ سکتے ہیں کہ بعض مطالب اُسکے بہت دلچسپ تھے اور بعض نئے برہمو کے خیالات مسیح کیجانب اخلاص اور عزت سے معمور ہمارا عقیدہ یہہ ہے کہ مسیح کو کوئی نہ پیار نہیں کر سکتا جو یہہ نہیں جانتا کہ وہ کون ہے سوا اگر کیشب بابو مسیح کو سچا جانکے ساتھہ پیار کرتے ہیں جسکے وہ برملا قایل ہیں اور اگر وہ اُسکو اپنا آسمانی اُستاد مانتے ہیں جسکے اقبال میں اُنکو شرم بالکل دامنگیر نہیں ہوئی تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ آیندہ اِس حالت میں نہیں رہینگے جسمیں وہ اب ہیں اور اسیواسطے ہم اُمید کرتے اور دعا مانگتے ہیں کہ بابو صاحب جلد صداقت کو پالینگے وہ پوری صداقت جو مسیح میں ہے۔ اور مسیح کی وہ کلام اُنپر بخوبی ظاہر ہوجائیگی جسکا یہہ منشا ہے کہ وہ شخص جو کہ اُسکی مرضی پر چلا چاہے جانیگا کہ یہہ تعلیم خدا کی ہے یا کہ میں آپسے دیتا ہوں +

صلح کے آثار

ــــ ہفتہ گذشتہ کی تار برقیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اب جنگ افغانستان کا خاتمہ بہت قریب ہے کیونکہ یعقوب خان جسکے انمیں پہلے بڑا تامل تھا اور عوام کو اُسکی نسبت قسم قسم کے خیالات باندھنے کی گنجایش تھی اب گندمک میں پہونچکر سپہ سالار صاحب سفیر سرکار انگریزی سے ملاقات کرکے صلح کے عہد و پیمان کرنے پر آمادہ ہوگیا ہے اب ممکن نہیں کہ وہ ابا لیان دول انگلشیہ سے ملے اور پھر اُنکی جانب سے انحراف کر جاوے کیونکہ اُسکی نسبت افواہ عام ہے کہ وہ ابتک افغانستان کا مسلم امیر نہیں بنا اور نہ افغانی روسا ابھی سب اُسکے مطیع ہیں اور جو مطیع ہیں اُنہیں سے اکثر یکرنگ نہیں ہیں یعنے ادہر انگریزوں سے ملتے اور یعقوبخان کے ملانیکا وعدہ کرتے ہیں اور اُدہر اُسکو اِس ملاپ سے بشدت مانع آتے ہیں بلکہ بعض یوں دھمکاتے ہیں کہ اگر تو فرنگیوں سے ملگیا تو پھر قوم کا امیر نہیں رہیگا قوم کے لوگ تیرے طرفدار تب تک ہی ہیں جب تک تو انگریزوں سے نہیں ملتا اور اپنے آپکو بالکل آزاد دکھلاتا ہے اور حقیقت میں دیکھا جاوے تو اِسقسم کے اصلاح کاروں نے ابتک اُسکو سرکار انگریزی سے ملاپ کرنے نہیں دیا اور اب جو آملا تو یہہ ملنا دو علتوں سے خالی نہیں پایا جاتا یا تو یہہ کہ اُسنے از خود سمجھہ لیا ہوگا کہ ایسے نازک وقت میں اپنی قوم کا خود مختار سردار بننا اور قوم کی امداد پر نازاں رہکر انگریزوں سے مخالفت کرنا اور اُنکی دست اندازی کو بالکل روکنا ایسا ہے جیسا سانپ کے منہہ میں اُنگلی۔ کیونکہ افغانستان کی حالت آجکل قریبا ایسی ہی پائی جاتی ہے جیسے پنجاب کی حالت رنجیت کے بعد تھی رئیس اور سردار لوگ اکثر خود سر ہیں اور یعقوبخان کو ہر وقت خوف لگا ہوا ہے کہ خدا جانے کس گھڑی اور کسیکو گدی پر بیٹھانے کے بہانہ سے میری جان کے خواہاں بنجاینگے۔ سپاہ نے علانیہ قزاقی شروع کر دی ہے کابل کے راستوں کی دھاڑ مار ایکطرف خاص بازاروں میں دن دیئے لوٹ مچ رہی ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں کہ کیا ہوتا اور کیوں ہوتا ہے اور پھر سرکار انگریزی کا خوف علاوہ جسکا لشکر مور و ملخ کی طرح ادہر اُدہر چھایا ہوا ہے پس اُسنے یہی مناسب جانا ہوگا کہ نقصان اُٹھاکر انگریزوں کے ہاتھہ میں پڑنے سے ابھی کیوں نہ قدم لے جاویں +

اور یا بعض دور اندیش اور خیر خواہان افغانستان نے اُسکو یہہ مشورہ دیا ہو کہ تیرا اسوقت انگریزوں سے ملنا غالبا بہت مفید پڑیگا کیونکہ اُنکو اب نہایت ضرورت لگ رہی ہے کہ کابل کی مسند پر ایک ایسا شخص جلوس فرما ہونا چاہئے جو ہمارا دلی خیر خواہ ثابت ہو نہ روس کی گیدڑ بھبکیوں سے ڈرے اور نہ ایران کے لطایف الحیل کو خاطر میں لاوے بلکہ یکرنگ ہوکر ظاہر و باطن میں ہمارا دوست بنا رہے اور اندرونی اور بیرونی معاملات کابل کی خبر رسانی کا سلسلہ صفائی کے ساتھہ ہمسے جاری رکھے تو ہمیں ضرور ہوگا کہ اُسکو ہر طرحکی ضروریات میں امداد دیں تاکہ وہ اپنے تخت پر قایم رہکر افغانستان کا زبردست حکمران بنا رہے اور ہندوستان کی حدود کا قوی محافظ +

خیر کسیطرح سے ہو مگر اُسکا گندمک میں پہونچنا ہر حال ثابت ہے اب رہا شرایط صلح کا پیش ہونا اور طرفین کا منظور کرنا سو وہ اپنے



تعبیہ اُس عمدہ پیشین گوئی کے باب میں جو محمدی سلطنت کی ترقی اور وسعت کی وجہ ظاہر کرنیکے لئے دانیال نبی پر نازل ہوئی تھی اور اِس ثبوت میں کہ اللہ تعالےٰ نے اِسلام کا غلبہ صرف مسیح کی ظاہری کلیسیا کے بدعتی اور ریاکار لوگونکی سزا میں سخت بلا کے طور سے آنے دیا

اور اُنمیں سے ایک سے ایک چھوٹا سینگ نکلا جو دکھن اور پورب اور دلپسند سرزمین کیطرف بے نہایت بڑھ گیا۔ اور وہ آسمان کے لشکر تک بھی بڑھا اور اُس لشکر میں سے اور ستاروں میں سے بعضوں کو زمین پر گرا دیا اور اُنھیں لتاڑا ہاں اُس نے اُس لشکر کے شہزادے تک اپنے کو بلند کیا اور اُس سے دایمی قربانی اُٹھائی گئی اور مقدس کا مکان گرایا گیا۔ اور معصیت کے سبب اسکو دایمی قربانی کے خلاف ایک لشکر دیا گیا اور سچائی کو زمین پر گرا دیا اور وہ عمل کرتا بلکہ کامیاب ہوتا رہا +

یہہ وہی عجیب رویا ہے جو روح القدس کی قدرت سے دانیال نبی کو نظر آیا لیکن دانیال کو اسکی تعبیر کرنے کے لئے لیاقت نہ بخشی گئی۔ شاید اسکی وجہ یہی تھی کہ خداوند دوہری گواہی کے وسیلہ پکی دلیل ٹھہرادے اُس حادثہ پر جسکو وہ آیندہ زمانے میں زمین پر ہونے دیگا۔ پس دانیال کو اُس رویا کی تعبیر کرنے کی قدرت نہ ہونے کے سبب جبرئیل فرشتہ بھیجا گیا۔ اُس کا بیان باب مذکور کی آیت ۱۹ میں پایا جاتا اور نیچے نقل کیا گیا ہے +

جبرئیل کی تعبیر

اور وہ کہا کہ دیکھ میں تجھے سمجھاؤنگا کہ قہر کے آخر میں کیا ہوگا کیونکہ مقرری وقت پر تمامی ہوگی۔ وہ مینڈھا جسے تونے دیکھا کہ اُسکے دو سینگ ہیں سو مادا اور فارس کے بادشاہ ہیں۔ اور وہ بال والا بکرا یونان کا بادشاہ اور وہ بڑا سینگ جو اسکی آنکھوں کے درمیان ہے سو اُسکا پہلا بادشاہ ہے۔ اور چونکہ اُسکے ٹوٹ جانے کے بعد اُسکی جگہہ میں چار اور نکلے سو یہہ چار سلاطین ہیں جو اُس قوم کے درمیان برپا ہونگے لیکن اُنکا اقتدار اسکا سا نہ ہوگا۔ اور اُنکی سلطنت کے زمانِ آخر میں جسوقت خطاکار لوگ حد تک پہنچینگے تو ایک تندچہرہ بادشاہ تاریک فقروں کا سمجھنے والا برپا ہوگا۔ اُسکی قدرت بڑی ہوگی پر اپنی ہی قدرت سے نہیں۔ اور وہ عجیب طرحسے قتل کریگا اور نجات اور ہوگا اور کام بجالاویگا اور زورآور اور مقدس لوگوں کو ہلاک کریگا۔ اور وہ اپنی چترائی سے دغابازی کو اپنے ہاتھ کے تلے خوب انجام دیگا اور دل میں مغرور ہوگا اور صلح سے بہتیروں کو ہلاک کریگا۔ وہ بادشاہوں کے بادشاہ[+] کے مقابلہ میں بھی اُٹھ کھڑا ہوگا پر بغیر وسیلہ ہاتھ کے شکست پاویگا +

اب رویا اسکی الہی تعبیر کے ساتھ لفظ بلفظ پیش کیا گیا ہے۔ اے محمدی ناظرین اُس آگاہی کی مدد سے جبتک کہ ہم پیشین گوئی کو تقسیم کرکے اسکی ہر ایک بات کی بابت تھوڑا سا بیان کرینگے سو بہو شیاری تمام متوجہ ہو جئے۔ پہلے اُس مینڈھے کی بابت جسے دانیال نبی نے رویا میں دیکھا تھا جبرئیل فرشتہ بیان کرتا ہے کہ اُس سے مراد یہی ہے یعنے مادا اور فارس کی متحد بادشاہت۔ اُن بادشاہتوں کے اتفاق تبلانے کے واسطے وہ مینڈھا دو بلند سینگ رکھتا تھا مگر ایک دوسرے سے اونچا تھا بلکہ وہ جو زیادہ اونچا تھا سو پیچھے اُٹھا۔ اُن دو سینگوں میں سے بڑے سینگ سے فارس کی بادشاہت سمجھی جاتی ہے کہ اگرچہ دوسرے سے تھوڑے عرصہ کے پیچھے نامور ہوئی تو بھی اُن دونوں میں زیادہ بڑھی وہی تھی۔ اُس بڑے مینڈھے کا مغرب اور شمال اور جنوب کی طرف ریلنا دکھلاتا ہے کہ اُس عرصہ میں جسے اللہ تعالےٰ نے اُس سلطنت کے غلبہ کے لئے ٹھہرایا تھا مادا اور فارس کی تسخیرات کسطرف ہونگی۔ باقی آیندہ

+ ظاہر ہے کہ یہاں جس شہنشاہ کا ذکر ہوا ہے وہ خداوند یسوع مسیح کے سوا دوسرا نہیں ہو سکتا کیونکہ مکاشفات کے پہلے باب کی آیت ۵ میں یوں لکھا ہے کہ (یوحنا اُن سات کلیسیاؤں کو جو آسیا میں ہیں فضل اور سلامتی تم پر ہووے اُسکی طرف سے جو ہے اور جو تھا اور جو آنیوالا ہے اور اُن سات روحوں سے جو اُسکے تخت کے حضور میں اور یسوع مسیح سے جو سچا گواہ اور مردوں میں سے پہلوٹھا اور دنیا کے بادشاہوں کا سلطان ہے اُسکو جسنے ہمکو پیار کیا اور اپنے لہو سے ہمیں ہمارے گناہوں سے دھویا اور ہمکو بادشاہ اور کاہن خدا اور اپنے باپ کے لئے بنایا اُسکو جلال اور قدرت ابدالاباد ہے آمین۔ دیکھو وہ بادلوں کے ساتھ آتا ہے اور ایک آنکھ اسکو دیکھیگی اور وے بھی جنہوں نے اُسے چھیدا اور زمین کے سب فرقے اُسکے لئے چھاتی پیٹینگے ہاں آمین) اور باب ۱۹ کی آیت ۱۱ میں بھی لکھا ہے کہ دیکھنے آسمان کو کھلا دیکھا اور دیکھو ایک نقرہ گھوڑا اور جو اُسپر سوار تھا امانتدار اور سچا کہلاتا ہے اور راستی سے عدالت کرتا اور لڑتا ہے۔ اور اُسکی آنکھیں آگ کے شعلہ کی مانند اور اُسکے سر پر بہت سے تاج تھے اور اُسکا ایک نام لکھا ہوا تھا جسے اُسکے سوا کوئی نہ جانتا۔ اور وہ خون میں ڈوبا ہوا لباس پہنے تھا اور اُسکا نام کلام خدا ہے اور آسمانی فوجیں صاف اور سفید مہین لباس پہنے ہوے نقرہ گھوڑوں پر اُسکے پیچھے ہولیں۔ اور اُسکے مُنہہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے کہ وہ اُس سے قوموں کو مارے اور وہ لوہے کے عصا سے اُنپر حکومت کریگا اور وہ قادر مطلق خدا کے قہر و غضب کی شراب کے کولھو میں روندتا ہے۔ اور اُسکے لباس پر اور اُسکی ران پر یہہ نام لکھا ہے بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند ہے +

منقولات

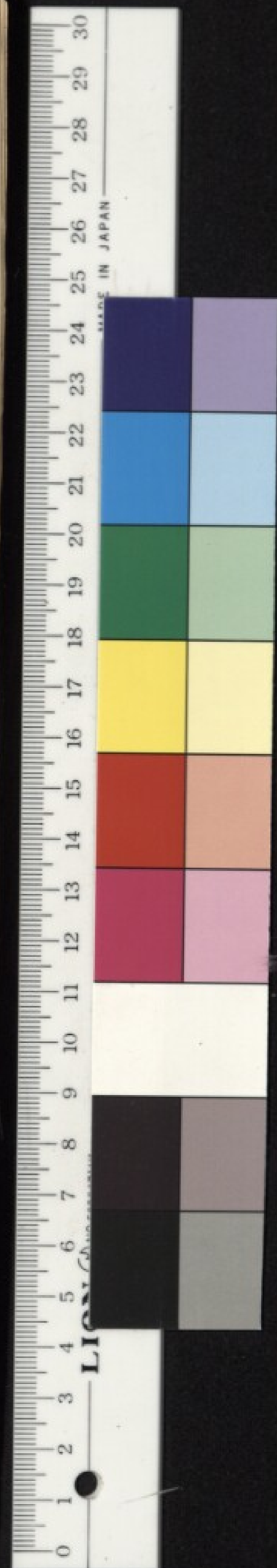
بقیہ سکندر کی موت

اُن دنوں میں دماس تانیس ایک جزیرے میں رہتا تھا جو خشکی سے بیس کوس کے فاصلہ پر تھا۔ اتینیوں نے سرکاری جہاز بھیجکے اُسکو بڑی عزت اور شان و شوکت کے ساتھ شہر میں بلوایا اور جب شہر میں یہہ خبر ہوئی کہ دماس تانیس کا جہاز بندرگاہ تک آپہنچا تو تمام شہر کے رئیس اور کاہن لوگ اُسکے استقبال کے لئے بندرگاہ کے پاس گئے اور اُن کے پیچھے شہر کے اکثر لوگ دماس تانیس کے دیکھنے کو دوڑے اور بڑی خوشی و خرمی سے گاتے بجاتے اپنے دل عزیز کو پھر قبول کیا۔ اِس اثنا میں سکندر کے دفنانے کی بڑی تیاری ہوتی رہی چنانچہ دو سال میں سب سامان تیار ہوا۔ پہلے تو اُنہوں نے مصریوں کی حکمت کے مطابق اُسکی لاش میں خوشبودار مصالح بھرا کہ سڑنے سے محفوظ رہے پھر ایک بیش قیمت تابوت میں بند کیا۔ اور یہہ بیان ہوچکا کہ سکندر نے یہہ حکم دیا تھا کہ مجکو جوپیٹر آمون کی مندر میں جو مصر کی سرزمین ہے دفن کرنا اور پیشینگوئی والوں کو یاد ہوگا کہ جب سکندر بیابان سے گذر کے اُس زرخیز جگہہ میں پہنچا تو وہاں کے کاہنوں نے اُس کو دیوتا زاد بتلایا تھا +

اغلب ہے کہ سکندر جو اتنا بڑا عالم اور ہوشیار شخص تھا وہ آپ اُن کی اسبات کو ہرگز نہ مانتا تھا لیکن وہاں ممنون ہونے سے شاید وہ یہہ چاہتا تھا کہ اور لوگ کاہنوں کی اِسبات کو مانیں چنانچہ سرداروں نے اُسکے حکم پر عمل کرنا شروع کیا۔ اگرچہ وہ سفر بہت دور و دراز و مشکل تھا کیونکہ بہت آدمیوں اور جانوروں کو ساتھ لیکے بابل سے مصر تک پانچ سو کوس جانا پڑا تو بھی سکندر کی ملکیت سے باہر جانا نہیں ہوا۔ یونانیوں نے اُس کے دفن کرنے کا سامان عجب طرح کا بیان کیا ہے چنانچہ پہلے تو لاش کے واسطے ایک بہت بڑی گاڑی بنائی گئی اُسکے پہیے اور دھرے ایسے بڑے تھے کہ اُن کے اوپر ایک گاڑی ۱۸ فٹ کی لمبی اور ۱۲ فٹ کی چوڑی بنائی گئی اور پہیوں کی ناپ و آرے سونے سے مڑھے ہوئے تھے لیکن تمام پہیے سونے سے خوب چمک رہے تھے۔ وہ گاڑی ایک بڑے کمرے کے طور پر بنی تھی جسکے چاروں طرف بیل بوٹے تھے کمرا تو کھلا رہتا تھا اور اندر جواہرات سے خوب آراستہ تھا اُسکے اندر ایک خاص تخت اونچا رکھا ہوا تھا اور اُس پر اُن سب ملکوں کے تاج رکھے ہوئے تھے جنپر سکندر فتحیاب ہوا تھا اور تخت کے سامنے سکندر کا تابوت رکھا رہتا تھا جو خالص سونے کا بنا تھا اور اُسمیں نہ صرف لاش ہی رکھی گئی تھی بلکہ اتنی خوشبودار چیزیں بھری گئی تھیں جن سے آس پاس کی ہوا معطر ہوگئی تھی اور تابوت اور تخت کے درمیان میں سکندر کے ہتھیار نظر آتے تھے۔ اور گاڑی کے چاروں طرف سونے کی منقش تصویریں جنمیں سکندر کی فتوحات کی نشان نظر آتی تھی رکھی ہوئی تھیں اور اوپر سے سونے کی ایک جھالر لٹکائی ہوئی تھی جسمیں گھنٹیاں لگی ہوئی تھیں اور جب گاڑی چلتی تھی تو اُن سے غمگین آواز نکلتی تھی اور گاڑی کے کھینچنے کو ۶۴ خچر بہت بڑے بڑے انتخاب کئے گئے تھے جو چار چار کر کے سولہ قطار ہو کے کھینچتے تھے اور وہ بھی خوب ہی آراستہ اور اُن کے ساز سونے اور جواہرات سے چمکتے تھے +

بابل سے روانہ ہونے سے پہلے مزدوروں اور بیلداروں کی بڑی فوج آگے بھیجی گئی تاکہ ہر ایک منزل کی سڑک کو ہموار اور درست اور سب پلوں کو مضبوط کر دیں تاکہ گاڑی کہیں نہ رکے۔ القصہ سکندر اپنے آخری سفر میں اسطرح سے روانہ ہوا اور جوں جوں وہ لوگ منزل بمنزل چلے جاتے تھے وہیں ہر ایک شہر میں بے شمار لوگ دیکھنے کو جمع ہوتے تھے۔ لیکن باوجود اِس سب تیاری کے پھر بھی لاش منزل مقصود تک نہ پہونچی کیونکہ جب قوموں کی تقسیم ہوئی تو تالمی نامے ایک شخص سکندر کی سلطنت کے ایک حصہ کا یعنے ملک مصر کا مالک ہوگیا جب تابوت مصر کے قریب پہونچا تو تالمی بڑی فوج اور نہایت جلوس کے ساتھ اُسکی تعظیم کے واسطے نکلا لیکن کسی وجہہ سے جوپیٹر کے مندر میں پہونچنے کی اجازت اُسنے نہ دی بلکہ یہہ حکم دیا کہ شہر اسکندریا میں لاش رکھی جائے۔ چنانچہ بڑی شان و شوکت کے ساتھ لاش وہاں رکھی گئی اور اُسکے اوپر ایک بڑا مقبرہ تیار کیا گیا جسکی بابت کہتے ہیں کہ ڈیڑھ ہزار برس تک قایم رہا +

اب اُسکا نشان کہیں نہیں ملتا مگر سکندر کی ایک خاص یادگاری اب تک موجود ہے اور وہ ایسا نشان ہے جسسے نہ صرف اُس کی عظمت بلکہ اُسکی دانائی اور ہوشیاری بھی ظاہر ہوتی ہے اور یہہ وہی شہر اسکندریا ہے جسکی نیو اُسنے ڈالی اور یہہ نشان مٹنے کا نہیں ہے کیونکہ اُسکے لئے اُس نے ایسی جگہہ انتخاب کی جسسے ہر زمانہ میں تازگی ملتی رہی۔ پس سکندر کی سرگذشت تمام ہوئی اور تمام دنیا میں اُسکا نام سکندر اعظم مشہور ہے اور حقیقت میں اُس میں کئی طرح کی عظمت پائی جاتی تھی۔ اُس میں ایسی صفتیں بہت پائی گئیں جیسے ایک آدمی دوسرے سے بڑا ٹھہرتا ہے اور اُس میں ایسی دانائی و ہوشیاری و بہادری تھی کہ بے اختیار لوگ اُسکی تعریف کرتے ہیں اگرچہ یہہ بات ضرور کہنا چاہئے



کہ اُس کی تمام زندگی اوروں کی بہتری میں نہیں صرف ہوئی بلکہ اپنی مرضی بجانے میں صرف ہوئی اور سچ ہے کہ وہ جابر تھا لیکن ایسے جلال کے ساتھ جبر کرتا تھا کہ لوگ اُسکے بدکاموں کو بھولکر صرف اُسکی عظمت اور نیکی کو یاد کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بیشک اُسنے بہت ظلم و زبردستی کی لیکن تو بھی اسکو سکندر بزرگ کہنا چاہئیے فقط - از مخزن المسیحی

مراسلات

مناددں اور پادریوں کے واسطے اشتہار

یہہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں ہے کہ ہندوستان میں سب قوموں کی بہ نسبت مسلمان لوگ مذہبی بحث کا شوق بہت زیادہ رکھتے ہیں چنانچہ میں دیکھتا ہوں کہ باوجود افلاس اور عدم اقتدار اور قلت فرصت اور زیادتی فکر اور تنگی معاش اور باوجود باہمی نزاع دینی و دنیوی کی جتنا مسلمان لوگ عیسایوں کا مقابلہ کرتے ہیں اُتنا کوئی قوم نہیں کرتی چنانچہ جب کوئی کتاب عیسایوں کی طرف سے رد اسلام میں لکھی جاتی ہے تو سال نہیں گذرنے پاتا کہ مسلمانوں کی طرف سے اُسکے متعدد جواب ہوجاتے ہیں اور اُسکے علاوہ وہ لوگ خود عیسائیوں پر اعتراضات کرنے میں پیش قدمی کرتے ہیں جنکے جواب میں عیسائیوں کو بہت تردد و انتشار ہوتا ہے اور اسکا سبب صرف یہی ہے کہ مسلمانوں کے پاس علوم عقلیہ خصوصاً علم منطق بہت عمدہ ہے اور اس میں شک نہیں ہے کہ اس قوم نے علم منطق میں بہت ترقی کی ہے اور یہہ بھی ظاہر ہے کہ پادری صاحبوں نے ابھی تک ہندوستانی عیسائیوں کو اس علم کی تعلیم نہیں دی اور نہ کوئی کتاب علم منطق میں عمدہ زبان اُردو میں ابھی تک چھاپی ہے اور جو دو ایک کتابیں پادری صاحبوں نے چھاپی بھی ہیں تو وہ ایسی نہیں ہیں کہ انکو پڑھکے کوئی شخص کسی منطقی سے گفتگو کر سکے اور اصطلاحین جدید بلا وجہ اور بے فایدہ ایسی لکھی ہیں کہ ان کی علت غائی کچھ نہیں معلوم ہوتی اور انہیں وجہوں سے ہم دیکھتے ہیں کہ جب عیسائی مناد سے اور کسی مسلمان منطقی سے گفتگو ہوتی ہے تو نزاع لفظی کے سوا اور کچھ نتیجہ نہیں نکلتا اور چونکہ اس ملک میں اکثر مقابلہ و مناظرہ مسلمانوں سے رہتا ہے تو اس حال میں ضرور ہے کہ عیسائی مناد بھی علم منطق کو حاصل کریں اور پادری صاحبوں کو بھی لازم ہے کہ اسمیں اُنکی مدد کریں تاکہ مناد لوگ اس علم میں استعداد بہم پہنچا کے جواب ترکی بترکی دے سکیں اور ظاہر ہے کہ جب تک علم منطق کی کوئی کتاب کامل مسلمانوں کے اصطلاحات و محاورات کے موافق زبان اُردو میں تالیف کرکے نہ چھاپی جائیگی تب تک یہہ مطلب نہ حاصل ہوگا اور اس صفت کی کتاب کا تالیف یا ترجمہ کرنا بھی ایک مشکل امر ہے مگر میری دانست میں آسان بات یہہ ہے کہ بالفعل مولوی سید محمد حسین صاحب ملازم امریکن مشن الہ آباد نے اسی صفت کی ایک کتاب تصنیف کی ہے اگر وہ کتاب چھاپی جائے تو بلاشک اُس سے کئی طرح کے فایدے حاصل ہونگے ۔ اول یہہ کہ کتاب مذکور چونکہ مسلمانوں کی اصطلاحات و محاورات کے موافق ہے پس جو شخص اُس کتاب کو پڑھیگا وہ مسلمانوں کی تقریر و تحریر کا مطلب اور اُنکے استدلال کی کیفیت بخوبی و آسانی سے سمجھ لیگا اور اپنا مطلب اُنکو بخوبی سمجھا سکیگا اور نزاع لفظی درمیان سے اُٹھ جائیگی ۔ دوم یہہ کہ اگر کوئی صاحب انگریزی سے اُردو میں علم منطق کی کسی کتاب کا ترجمہ کیا چاہیں تو انکو اس کتاب سے بہت مدد ملے گی اور ادنی مدد یہہ ہے کہ پھر اپنی طبیعت سے جدید اور اجنبی اصطلاح قایم کرنے کی اُنکو ضرورت نہ ہوگی کیونکہ سب اصطلاحی الفاظ اس کتاب میں موجود ہیں وہی مترجم کو کفایت کرینگی - سوم یہہ کہ علم منطق کی سب ضروری باتیں اس کتاب میں موجود ہیں لہذا جو شخص اسکو خوب سمجھکے پڑھ لیگا اُسکو پھر دوسری کتاب کی حاجت نہ ہوگی چہارم یہہ کہ اس کتاب کی عبارت اتنی صاف اور واضح ہے کہ پڑھنیوالا اس علم کی دقیقی اور باریکیاں نہایت آسانی سے سمجھ سکتا ہے لہذا میں بنظر خیرخواہی منادوں اور پادری صاحبوں کی خدمت میں یہہ عرض کرتا ہوں کہ اگر کتاب مذکور چھپکے ہمارے مشن میں رواج پا جائے تو نہایت فایدے کی بات ہے اور ہم یقیناً جانتے ہیں کہ پھر ایسی نادر کتاب کا ملنا نہایت دشوار ہے فقط راقم عبداللہ عباسی

اخبارات تار برقی

شملہ ۹ مئی - جو خبریں سیستان سے حال میں آئی ہیں اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں معاملات کی کیفیت بدستور ہے لیکن یہہ سنا جاتا ہے کہ بامپور میں فتنہ و فساد برپا ہورہا ہے اور وہاں کے حاکم ابراہیم خان کا چچازاد بھائی مارا گیا ہے +

گندمک ۹ مئی - یعقوب خان جمعرات کے روز ۸ مئی کو یہاں پہونچیگا +

لنڈن ۹ مئی - ہوس آف لارڈس میں لارڈ سالسبری نے بجواب ایک سوال کے فرمایا کہ گورنمنٹ انگریزی نے عہدنامہ برلن کی اُس تاویل کو جو روسیوں نے کی ہے کہ بلگیریا اور رومیلیا کے خالی کرنے کے باب میں قبول کر لیا ہے اور یہہ بھی منظور کر لیا ہے کہ اُسکا عمل درآمد ۳ مئی سے شروع ہو - اور ۱۳ اگست کو ختم ہو - زار روس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ایک چھٹی سلطان روم کے پاس بدین مضمون آئی ہے کہ صوبجات

مذکورالصدر کا خالی ہونا شروع ہو گیا ہے اور رابطہ اتحاد کی تجدید کی ستدعا کی ہے +

کیپ ٹون کی خبروں سے جو ۲۲ اپریل کی لکھی ہوئی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ انگریزی فوج کے آگے بڑھنے کی ابتدائی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ رجمنٹ نمبر ۲۱ و نمبر ۵۸ و نمبر ۹۹ معہ لا میئرز نمبر ۱۷ اور ایک رجمنٹ دی گون کے زیر کمان کرنل نیوڈیگٹ کے ڈارن برگ کو روانہ ہوئی۔ جنرل کو یلاک صاحب فوج متعینہ لوئر ٹوغیلہ کی کمان کرتے ہیں۔ دائمی کوچ دو ہفتہ کے عرصہ میں کیا جائیگا +

ہوس آف لارڈس نے نظر ثانی پر اُس مسودہ قانون کو جو زوجہ متوفی کی بہن کے ساتھ نکاح جواز کے بارے میں تھا خارج کر دیا +

پرنس آف ویلز نے ایک عرضی کی جو مسودہ مذکور کی حمایت میں دی گئی تھی تائید کی +

سر نارتھ کوٹ نے بجواب ایک سوال کے بیان کیا کہ ہندوستان کا بجٹ ہوس آف کامنس میں ۲۲ مئی کو پیش کیا جائیگا۔ مسٹر ایشین ہوپ اندین نوبل یعنی مسودہ دوبارہ قرضہ ہندوستان کی تحریک کرینگے +

شملہ ۷ مئی۔ یعقوب خان ۷ مئی کو مقام جگدلک میں پہونچ گیا اور ۸ مئی کو انگریزی کمپ میں آنیکی توقع ہے۔ اپنے سرداروں کو اُسنے پیچھے چھوڑ دیا ہے اور صرف ایک پیادہ دستہ اُسکی ہمراہی میں ہے +

قطع ۷ مئی۔ میجر کیمبل نے قطع میں باتفاق کپتان راجرس کے جو قندھار میں ہے اور بذریعہ لاین تار برقی کے قندھار کا طول بلد متعین کرنے کے واسطے پیمائش کی ہے۔ قطع کو ہندوستان سے بذریعہ پیمائش کے ملحق کرنیکی تجویز کی ہے اور یہہ تجویز قریب الاختتام ہے۔ یہہ دونوں کام پیمائش کے کاموں میں بہت مفید ہیں +

محاصرہ کا توپ خانہ زیر کمان میجر نوبل کے آگیا ہے۔ قلعہ کی توپیں رکھنے کیواسطے مرمت ہو رہی ہے +

شملہ ۸ مئی۔ صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کی تشریف آوری کی یہاں آج شام کو خبر ہے اور لوکل گورنمنٹ کا نقل مقام کرنیوالے لوگ اُن کے پیچھے پیچھے عنقریب آنیوالے ہیں +

گندمک ۷ مئی۔ کل صبح کو امیر یعقوب خان کمپ میں آجائینگے۔ میجر کیوگناری صاحب آدھی دور جا کر بمقام سرخاب ملاقات فرمائینگے۔ سواران ہسارز و گائیڈ ہمرکاب ہوں گے۔ دریائے گندمک کے مشرق میں امیر صاحب کے واسطے ایک خیمہ نصب کیا گیا ہے۔

یہاں سے اڑھائی میل تک سڑک کے دونوں طرف فوج صف بستہ ایستادہ ہوگی۔ اور ۲۱ ضرب توپ کی سلامی سر ہوگی۔ ابراہیم خان کی نسبت خبر ہے کہ اُسنے وفات پائی +

قندھار ۷ مئی۔ دیہات زر خرید دیسی اور قدیمی یورپین بارگوں میں کل بارام تمام سپاہ کو جگہہ دی گئی۔ فصل بہت بھاری ہے۔ تندرستی خوب ہے۔ مالگذاری سرکاری بخوبی آتی جاتی ہے۔ میجر چابلین صاحب شنبہ کے روز قطع سے واپس تشریف لے آئے۔ اور موسم گرما میں داور کے نیچے کی طرف انتظام باربرداری کے معاملہ میں جنرل مشر صاحب سے ملاقات کرائی۔ کل صبح کے ۶ بجے حرارت ۶۶ درجہ پر تھی اور دوپہر کے وقت ۷۷ درجہ پر اور چار بجے ۸۴ درجہ پر تھی۔ ۲۴ گھنٹہ کے اندر زیادہ سے زیادہ حرارت ۷۹ درجہ کی ہے اور کم سے کم ۶۲ درجہ کی +

شملہ ۷ مئی۔ آج کی مجلس واضعان قوانین ہند میں مسٹر کاکریل صاحب نے ایک مسودہ ترمیم قانون متعلق عدالت ہائے دیوانی او دھ پیش کرنے کی اجازت حاصل کی۔ مسٹر سٹوکس صاحب نے مسودہ قانون متعلق تقرر اڈیشنل فنانسل کمشنر پنجاب پیش کیا جو مراحل مختلفہ کو طے کر کر قانون ہو گیا۔ اور قواعد نسبت کارروائی ملتوی ہو گئے تھے۔ مسٹر سٹوکس صاحب نے علامات تجارت کی رجسٹری کا اور تجویزات زیر ایکٹ چھاونی ہائے بر تق ۱۸۶۴ء دفعہ ۴ کی کارروائیوں کی نگرانی ہونیکا مسودہ قانون پیش کرنیکی اجازت حاصل کی۔ مسودہ قانون متعلق مینار ہائے ساحل خلیج بنگال حصہ شرقی کی نسبت منتخب کمیٹی کی رپوٹ پیش ہوئی اور مسٹر کالون صاحب نے مسودہ قانون ترمیم قانون مالگذاری اراضی ممالک مغربی و شمالی ۱۸۷۳ء اور مسودہ قانون ترمیم قانون مالگذاری اراضی اودھ ۱۸۷۶ء پیش کی مسودہ قانون متعلق کمشنران نمبردگاہ رنگون و مسودہ قانون ترمیم قانون وکلاء و مختیاران و ردینو ایجنٹان ۱۸۶۵ء کی منتخب کمیٹیوں میں اور ممبر بڑھائے گئے اور ایک پندرہ روز کے واسطے کونسل کا اجلاس برخاست ہوا +

شملہ ۸ مئی۔ یعقوب خان گندمک میں پہونچ گئے اور جناب ولسرائے صاحب بہادر کو اپنے آنے کی اطلاع دی۔ اور تعلقات دوستانہ کے قایم کرنے کی خواہش ظاہر کی +

شملہ ۸ مئی۔ آج میجر کیوگناری صاحب معہ رجمنٹ ہسارز و گائیڈز یعقوب خان سے ملاقات کیواسطے اُس ضلع کی سرحد پر جانے والے تھے جو اب زیر قبضہ سرکار انگریزی ہے۔ اور جنرل سرسمویل براونصاحب معہ صاحبان سٹاف اُس سپاہ کی لین کے انجام پر ملاقات کرنے والے تھے جو سڑک کے دونوں طرف صف بستہ ایستادہ ہوگی۔ تمام سپاہ کو جو مل سکتی تھی یعقوب خان کے خیمہ سے اڑھائی میل تک سڑک کے دونوں جانب کھڑے ہونیکا حکم تھا۔ اور پہاڑوں پر سے بھاری توپ خانہ سے ۲۱ ضرب توپ کی سلامی ہونے والی تھی +

علی خیل ۹ مئی - پٹیالہ انفنٹری کا ایک حوالدار اور تین سپاہی ۸ تاریخ کو دوپہر کے بعد تھل سے چاپولی کو واپس آتے تھے کہ اُن پر حملہ ہوا - معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے خوب مقابلہ کیا - حوالدار اور ایک سپاہی مارا گیا - اور ایک سپاہی مجروح ہوا - مجرموں کی نسبت تحقیقات کی گئی جو وزیری معلوم ہوتے ہیں - مقامی جدید بھرتی شدہ سپاہیوں کے چلن کی نسبت بھی تحقیقات ہوئی ہے جو اِس سڑک پر تعینات ہیں - چار سو مزدوران از قوم خٹک نئی سڑک پر کام کرنے کیواسطے تھل میں پہونچ گئے ہیں +

گندمک ۸ مئی - یعقوب خان آج صبح کو ۶ بجے یہاں پہونچ گئے - میجر کیوگناری نے معہ ایک جلوس ۱۰ ویں رجمنٹ ہسار اور پلٹن گائیڈز کے لشکر سے ۲ میل آگے جا کر اُن کا استقبال کیا - تین میل تک رستہ میں دونوں طرف فوج صف بستہ ایستادہ تھی - لشکر میں سر سامویل براون اور اسٹاف نے اُنکا استقبال کیا جسوقت وہ لشکر میں داخل ہوئے تو پہاڑی توپ خانہ سے ۲۱ توپوں کی شاہی سلامی سر ہوئی یعقوب خان علیل معلوم ہوتے تھے - اور اُنکے ساتھ ایک نہایت مختصر جلوس تھا +

شملہ ۹ مئی - آج پولیٹیکل اجنٹوں کی ملاقات امیر یعقوب خان کے ساتھ ہوئی یعقوب خان کچھ دنوں کیمپ میں جو اُن کے لئے بنایا گیا ہے مقیم رہینگے - اور پھر وے کابل کو جائینگے اور اُن کی ہمراہ ایک انگریزی سفیر جائیگا +

یعقوب خان کے ساتھ جو شرایط صلح قایم ہوئی ہیں اُن میں یہہ شرایط بھی ہیں یعنے کورم کے تمام درے مع شترگردن کے انگریزوں کے قبضہ میں رہیں - اور درے خیبر مقام لووارگی تک انگریزی قبضہ رہے - اور صوبہ قندھار پشین تک بھی انگریزی قبضہ رہیگا - اور قندھار میں دوام کے لئے ایک انگریزی ایجنٹ رہا کریگا +

خیال کیا جاتا ہے کہ جب تمام شرایط عہدنامہ کی مرتب ہوجائینگی اور عہدنامہ پر طرفین کے دستخط ہو جائینگے تو کابل کا راستہ عوام کے لئے جاری ہو جائیگا - فوج میں کسی قسم کی بیماری نہیں ہے +

لنڈن ۹ مئی - ہوس آف کامنس میں مسٹر ڈلوین نے اطلاع دی ہے کہ میں کچھ عرصہ بعد ایک رائے پیش کرونگا جسکا مطلب یہہ ہوگا کہ قیصر ہند کو ہندوستان اور عام پالسی میں شامل کرنا قانون پارلیمنٹ کے برخلاف ہوگا + مسٹر فاسٹ نے اطلاع دی کہ میں مسٹر ڈلوین کی رائے کے عیوض یہہ رائے پیش کرونگا کہ اگرچہ ہوس آف کامنس کا مصمم ارادہ ہے کہ اپنے حقوق کو نہ چھوڑے مگر تو بھی اب تک یہہ ثابت ظاہر نہیں ہوا کہ قیصر ہند نے بغیر صلاح و مشورہ کے کچھ کیا تھا یا کہ قیصر ہند اپنے وزیروں کے جوابدہ ہیں +

گورنمنٹ نے مسٹر فاسٹ کی رائے کو منظور کر لیا ہے اور اس پر بحث کرنے کے لئے ۱۳ مئی مقرر ہوئی ہے +

لنڈن ۹ مئی - انڈیا آفس سے معلوم ہوا ہے کہ جو روپیہ ہندوستان انگلنڈ سے قرض لیگا اُسکے جمع ہونیکی تجویز ہو چکی ہے +

آنریبل مسٹر ایشٹن ہوپ نے ہوس آف کامنس میں ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ اگرچہ اب تک گورنمنٹ کے پاس کوئی خبر نہیں آئی کہ خدیملان اپریل کی چھٹی تاریخ جنرل گف کے کمپ میں مارے گئے مگر تو بھی یہہ کیفیت دریافت کیجائیگی +

لارڈ سالسبری نے بجواب ایک سوال کے بیان کیا کہ اب تک عہدنامہ جنیوا پر دستخط نہیں ہوئے ہیں کیونکہ سلاطین یورپ کے درمیان معاملہ مذکور کی بابت کچھ مشکلات معلوم ہوتی ہیں - اور گورنمنٹ سر طامس ویڈ کی طرف سے رپورٹ آنے کی انتظار کر رہی ہے +

لارڈ موصوف نے یہہ بھی بیان کیا کہ اِس دیر کے باعث چین میں چنداں نقصان نہیں ہے تبت میں سفارت اب روانہ نہیں کیجائیگی کیونکہ وہ جگہہ اب خطرناک ہو رہی ہے +

لارڈ چیمسفورڈ کی درخواست پر کچھ اور فوج کیپ گڈ ہوپ کی طرف روانہ کیجائیگی +

سکھر ۱۰ مئی - ۵ مئی کو یہاں ہیضہ شروع ہوا اور اُس کیمپ میں جو شہر سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ہے ۲۸ آدمی اِس مرض میں مبتلا ہوئے جنمیں سے ۱۷ آدمی فوت ہوگئے اور خیال کیا جاتا ہے کہ باقی بیماروں میں سے شاید ۴ آدمی اور بھی جو سخت بیمار ہیں مر جائینگے +

بمبی ۱۰ مئی - جو خبر حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کی بابت کل شایع ہوئی ہے اُسکو یوں پڑھنا چاہئے - کہ مسٹر فاسٹ نے یہہ رائے پیش کرنے کی اطلاع دی کہ اگرچہ ہوس آف کامنس کا اپنے حقوق قایم رکھنیکا ارادہ ہے مگر تو بھی حال کے معاملات میں یہہ ثابت نہیں ہوا کہ قیصر ہند نے بغیر اپنے وزیروں کی صلاح کے جو جوابدہ ہیں کوئی کام شروع نہیں کیا +

لنڈن ۱۱ مئی - جو خبر کیپ ٹون سے ۲۹ اپریل کی آئی اُس سے معلوم ہوا کہ لارڈ چیمسفورڈ معہ اپنے سٹاف کے یوٹرکٹ میں جانیکا عزم رکھتے ہیں - اور یہہ خبر بھی ہوئی ہے کہ مسمی میگینسر نے جو شاہ کیٹیوایو کا بھائی ہے خود کو انگریزوں کے حوالہ کر دیا ہے +

لنڈی کوتل ۱۱ مئی - ۳۰۰ ڈاکوؤں کی نسبت خیال کیا گیا ہے کہ یہہ ڈاکو فرقہ مرجن خیل میں سے ہیں اُن ڈاکوؤں نے لنڈی کوتل اور ڈھاکہ کے رستہ میں سرکاری گاڑیوں پر جو سامان حرب و رسد لئے جاتی تھیں حملہ کیا تھا مگر اُنہوں نے

انگریزی سپاہیوں کے ہاتھہ سے شکست کھائی ـ تین گاریاں سخت مجروح ہوئیں جنمیں ۲ کی نسبت خیال کیا جاتا ہے کہ مرجاینگے ـ سفرمینا کی ایک کمپنی جو درے تورخم کے قلعہ میں اپنا کام کررہی تھی اور پلٹن نمبر ۲۵ جو لنڈی خانہ سے آئی تھی اُنہوں نے بھی ان لوٹیروں کا تعاقب کیا اور ۵ ڈاکوؤں کو قتل کیا اور ۲ کو زخمی کیا ـ ہماری طرفسے کچھہ نقصان نہیں ہوا +

یعقوب خان کی نسبت تمام جگہہ مشہور ہوگیا ہے کہ یعقوب خان شملہ پر حضور گورنر جنرل کی ملاقات کے لئے آئیگا +

کابل سے خبر آئی ہے کہ جب وزیر امیر یعقوب خان کابل سے انگریزوں کی ملاقات کے لئے نکلا تھا تو شہر کابل میں ہنگامہ برپا ہوگیا تھا +

معلوم نہیں کہ امیر یعقوب خان کی غیر حاضری میں وہاں کیا کیفیت ہورہی ہے +

لودیانہ

دو تین روز سے ہوا گرم چل رہی ہے اور کل سے تو لو بھی چلنے لگی ہے ـ منگل کی شام کو جنوب کی طرف سے آندھی چڑھی اور ۱۰ بجے رات کے بڑی زور شور سے ہوا چلی کچھہ عرصہ بعد قدرے تقاطر ہوا مگر ریت بہت برسی کل ۴ بجے شام سخت ژالہ باری ہوئی +

مسمیان منالال و جوالا پرشاد و کنہیا لال جنہوں نے شہر میں بہت سی چوریاں کی تھیں اور پولیس کی کوشش سے مجرم گرفتار ہوئے تھے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی عدالت سے سزایاب حسب تفصیل ذیل ہوئے ـ منالال کو دس برس قید اور جوالا پرشاد کو گیارہ برس قید اور کنہیا لال کو آٹھہ برس قید اور مسمات جیوی کو ڈیڑھ سال کی قید ہوئی +

رائے راجہ لال صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر کی تبدیلی ہفتہ گذرا میں بمقام کیتھل ضلع کرنال کی ہوئی اور رائے صاحب موصوف پرسوں تشریف لیگئے ـ ابھی تک کوئی دوسرا اکسٹرا اسسٹنٹ انکی جگہہ نہیں آیا +

یہاں کا جدید فرقہ آجکل بہت خوشیاں منارہا ہے کہ علیگڈہ کالیج کے معاملہ میں سید احمد خان صاحب بہادر نجم الہند کا مقابلہ کرنے لگا ہے ـ الہی ہے ولاوری +

ہفتہ حال میں تپ کا بڑا زور رہا ہے جسکے صدمہ سے قریب ۲۰ اموات وقوع میں آئیں اور کل اموات ہفتہ حال میں ۴۳ ہوئیں اور پیدائش کا نمبر صرف ۱۵ تک پہونچا ہے +

اعتراض

اخبار وکیل ہندوستان نمبر ۱۹ جلد ۶ صفحہ ۲۹۵ کے پہلے کالم میں مینے اپنے سوال کا جواب دیکھا جو اخبار نور افشاں مطبوعہ ۲۲ اپریل ۱۸۸۰ء میں شایع ہوا تھا ـ سو اُس جواب پر چند ذیل اعتراض ہیں (سوال) تیل کی بوند کیوں پانی کی سطح پر مدور شکل میں ہوتی ہے ـ (جواب) اسلئے کہ تیل کی بوند پانی میں گرتی ہوئی گول ہوتی ہے سو وہ گول ہی رہتی ہے ـ (اعتراض) اگر اُس بوند کو لکڑی سے ہلاویں تو وہ گول نہیں رہتی مگر تھوڑی دیر بعد جب پانی ساکن ہو تو وہ پھر گول ہوجاتی ہے اُسکا کیا سبب ہے ـ (دوسرا جواب) چونکہ اُس میں + ؛× زیادہ ہے اس باعث وہ منجمد رہتی ہے ـ (اعتراض) معلوم نہیں کہ یہہ کٹے ہوئے حروف ارادتاً رکھے ہوئے ہیں یا پریس والوں کی غلطی ہے اگر وے ارادتاً رکھے ہوئے ہیں تو وے کیا ہیں اور اُنسے کیا مراد ہے اور کیونکر تیل کی بوند کے منجمد ہونے کا باعث ہوسکتی ـ یہہ کیسی دلیل ہے (تیسرا جواب) پانی اس انجماد کو دور نہیں کرسکتا (اعتراض) کیا گرم پانی بھی اس انجماد کو دور نہیں کرسکتا ـ پھر اگر گرم پانی تیل کی بوند کی انجماد کو دور کرسکتا ہے تو تیل کی بوند کا پانی کے سطح پر گول ہونے کا کوئی اور سبب ہے +

آزاد صاحب کو خیال تو آیا کہ تیل کی بوند پانی کی سطح پر ہلانے سے مختلف صورتیں قبول کرتی ہے مگر یہہ خیال نہ آیا کہ تھوڑی دیر بعد وہ بوند پھر گول ہوجاتی ہے جبکہ پانی ساکن ہو الغرض جواب جو وکیل ہند میں شایع ہوا سو بہت کمزور اور ناپائیدار ہے +

میں جواب دینیوالے سے منت کرتا ہوں کہ اگر وے اس علم میں کچھہ درک نہیں رکھتے تو اس سے اپنا ہاتھہ اٹھا دیں اور اُنکو زور مارنے دیں + راقم فضل حق نائب چارکس (؟)

ایک سوال کا جواب

اخبار نور افشاں میں سوال تھا کہ تیل کی بوند پانی کی سطح پر مدور شکل کیوں اختیار کرتی ہے کوئی اور شکل کیوں نہیں اختیار کرتی جواب اسکا یہہ ہے کہ تیل گرم تر ہے پانی سرد تر ہے جب تیل کی بوند پانی کی سطح پر گرتی ہے تو بسبب قوت گرمی کے جوکہ بذاتہ وہ رکھتا ہے وہ ہی اسکو شکل مدور میں پھیلا دیتی ہے اور بسبب گاڑھے ہونے کے کوئی اور شکل قبول نہیں کرسکتا کیونکہ اسمیں قوت کشش ہر طرفسے برابر ہے اور جبتک وہ قوت حرارت تیل میں برابر رہتی کوئی اور شکل بننے نہیں دیتی اور جب وہ قوت دور ہوجاتی تو پھر اور کوئی شکل اختیار کرلیتا ہے ـ اور بسبب پانی کے نیلا ہونے پر پھیلتا ہے +

اور اگر یوں کہو کہ پانی کی سردی تیل کی گرمی کو کم ور کرسکتی یا دور کرسکتی ہے کیونکہ پانی بہت ہے تو کہا جاتا ہے تیل اور پانی ایک ذات نہیں کیونکہ گرمی کا یہہ ہی خاصہ ہے کہ رقیق اشیا کو گاڑھا کرنا اور گاڑھے کو پتلا کرنا تو اسلئے تیل غلیظ ہے اسکا مدور ہونا لازم ہے کیونکہ ہر طرفسے اسکو کشش برابر ہے +

امام الدین عیسائی مدرس ریاضی سکاچ مشن سکول سیالکوٹ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپا